رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت دو پیسے

جلد ۲۳	مورخہ ۲۶ رجب ۱۳۵۴ھ	یوم جمعہ	مطابق ۲۵ اکتوبر ۱۹۳۵ء	نمبر ۹۹

مسلمانانِ فلسطین کی پکار اور اسلام کے اجارہ دار احرار

فلسطین میں ایک عرصہ سے عیسائی مشنری بہت بڑے ساز و سامان کے ساتھ مسلمانوں کو عیسائیت کا حلقہ بگوش بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور ان کے مقابلہ میں فلسطین کے مسلمان بالکل بے دست و پا نظر آتے ہیں دُنیوی اسباب کے لحاظ سے تو مسلمان تہیدست ہیں ہی مصیبت یہ ہے۔ کہ مذہبی لحاظ سے بھی وُہ بے حد کمزوری کا اظہار کر رہے ہیں وُہ نہ تو عیسائی مشنریوں کے ان اعتراضات کے جواب دے سکتے ہیں۔ جو ان کی طرف سے اسلام پر کئے جاتے - اور جن کے ذریعہ اسلام سے بے بہرہ مسلمان کہلانے والوں کو اسلام سے متنفر کیا جاتا ہے اور نہ وُہ عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کی برتری اور فضیلت ثابت کر سکتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہو رہا ہے۔ کہ مفلوک الحال اور افلاس زدہ عوام تو دنیوی فوائد کی خاطر عیسائیت کا شکار ہو رہے ہیں۔ اور تعلیم یافتہ نوجوان اسلام کے خلاف عیسائیوں کے اعتراضات کے جواب دینے کی اہلیت نہ رکھنے اور عیسائیت کی اصل حقیقت سے ناواقف ہونے کی وجہ سے سرنگوں ہو رہے ہیں:۔

معزز معاصر "مسلم گزٹ" کلکتہ میں فلسطین کے سربرآوردہ مسلمانوں کا ایک بیان شائع ہوا ہے جس میں عیسائی مشنریوں کی ریشہ دوانیوں۔ اور تبلیغی کوششوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ "عیسائیوں نے کئی سال سے عیسائیت کی تبلیغ کا کام انتہائی سرگرمی اور چالاکی سے شروع کر دیا ہے۔ نئے نئے گرجے۔ نئے نئے کلب اور نئے نئے مدارس قائم کئے گئے ہیں۔ راستوں۔ گزرگاہوں پبلک پارکوں۔ اور جلسوں میں بھی اس کا خاص اہتمام ہے۔ یہ لوگ مختلف طریقوں سے نوجوان طبقہ کو ورغلاتے اور اسلام سے نفرت دلانے کی ناپاک کوشش کرتے ہیں۔ عوام میں بھی ان کی تبلیغ نہایت ناپاک طور پر کی جاتی ہے ❊

مختلف اسلامی ممالک کے نقشے دکھائے جاتے ہیں۔ مسلمانوں کی معاشرتی اور اخلاقی پستی دکھا کر لوگوں کو بدظن کیا جاتا ہے۔ شارع اسلام پر ناپاک حملے کئے جاتے ہیں۔ اور اسلامی تاریخ اور روایات کو مسخ کر کے لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ اس کے بالمقابل عیسائیت کی خوبیاں۔ جدید تمدن کی نیرنگیاں۔ یورپ کی رنگ رلیاں دکھائی جاتی ہیں۔ اور ان کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ یہ سب عیسائیت کی برکت ہے عیسائیوں کے لئے دُنیا جنت بنی ہوئی ہے دُنیا کی عزت۔ دولت و ثروت۔ تمدن۔ تہذیب۔ شائستگی۔ قوت۔ شان و شوکت سب عیسائیوں کے لئے ہے۔ کیونکہ عیسائی خدا کے مقرب بندے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ ❊

اس طرح عوام کو عیسائی مبلغ اپنی طرف مائل کرتے ہیں۔ مدارس میں بھی اسی قسم کا پروپیگنڈا کیا جاتا ہے۔ نوجوان اور تعلیم یافتہ لوگ بہت جلد اس طرح ان کے دام میں آ جاتے ہیں ❊ عوام کو اسلام سے نفرت دلانے کے اور بھی طریقے ہیں عیسائی مبلغ غریب آبادی میں جاتے ہیں غریبوں کو مفت دوا دیتے ہیں۔ اور ضرورت پڑتی ہے تو کچھ خرچ بھی کرتے ہیں۔ جب اس طرح عوام کی ہمدردی حاصل ہو جاتی ہے۔ تو آسانی سے عیسائیت کا پروپیگنڈا کامیاب ہو جاتا ہے۔ اور لوگ عیسائیت کی طرف مائل ہو جاتے ہیں ❊

مدارس کے پروپیگنڈا کا اثر یہ ہوتا ہے کہ یہاں کے تعلیم یافتہ نوجوان یا تو سرے سے عیسائی ہو جاتے ہیں۔ یا پھر وُہ کہیں کے نہیں رہتے۔ یعنی نہ عیسائی ہوتے ہیں۔ نہ مسلمان رہتے ہیں۔ بالکل دہریہ اور نیچری بن جاتے ہیں ❊

عیسائی مشنریوں کی اس جدوجہد کے مقابلہ میں مسلمان جو کوشش کر رہے ہیں وُہ اسی بیان میں یہ بیان کی گئی ہے۔ کہ فلسطین کا کوئی نوجوان مشنریوں کے مدارس میں تعلیم حاصل نہ کرے۔ خواہ وُہ جاہل رہ جائے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی تسلیم کیا گیا ہے۔ کہ یہ اپیل مؤثر ثابت نہیں ہو سکی۔ کیونکہ ضرورت اس بات کی ہے کہ مسلمانان فلسطین کی جہالت کو دُور کرنے کے لئے وسیع پیمانہ پر تعلیم کا انتظام کیا جائے۔ ہر بستی اور گاؤں میں مدارس۔ اور مکاتب قائم کئے جائیں بڑے شہروں میں ہائی سکول۔ اور کالج قائم کئے جائیں۔ اور صنعت و حرفت کی تعلیم بھی دی جائے۔ مگر اس میں دقت یہ بتائی گئی ہے۔ کہ غریب عربوں کے پاس روپیہ نہیں۔ اگر وُہ چھوٹے موٹے مدرسے بہزار دقت قائم بھی کرتے ہیں۔ تو روپیہ کی قلت کے باعث ترقی نہیں کر سکتے۔ بلکہ اکثر حالتوں میں مالی مشکلات کی وجہ سے ٹوٹ جاتے ہیں ❊

ان حالات سے ظاہر ہے۔ کہ فلسطین کے مسلمانوں کی حالت نہایت ہی اندیشناک ہے۔ اور وُہ بے حد خطرہ میں نہ صرف گھرے ہوئے ہیں۔ بلکہ بہت بری طرح اس کا شکار ہو رہے ہیں۔ اور انہوں نے ہندوستان کے مسلمانوں کو توجہ بھی دلائی ہے۔ کہ "ان حالات پر سنجیدگی سے غور کریں"

اب دیکھنا یہ چاہیئے۔ کہ آٹھ کروڑ مسلمانانِ ہند کی نمائندگی کا ادعا کرنے والے اور شعبۂ تبلیغ کے نام سے مسلمانوں سے لاکھوں روپے بٹورنے والے احرار مسلمانانِ فلسطین کو عیسائیت کے گڑھے میں گرنے سے بچانے کے لئے کیا انتظام کرتے ہیں۔ عیسائی مشنریوں کے اسلام اور بانیٔ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ناپاک اعتراضات

کے جواب دینے اور اسلام کی خوبیاں ثابت کرنے کے لئے کتنے مبلغ وہاں بھیجتے ہیں۔ کتنے مدارس وہاں قائم کرتے ہیں۔ کتنے اخبارات اور رسائل وہاں سے جاری کرتے ہیں۔ اور اپنے اس دعوٰی کا کیا ثبوت پیش کرتے ہیں۔ کہ بلاد عربیہ کے غم و فکر میں ان کی نیند حرام ہو چکی ہے۔"

ہم دعوے کے ساتھ کہتے ہیں۔ کہ احرار کے کانوں پر جوں تک نہ رینگے گی۔ وہ آنکھ اٹھا کر بھی دیکھنا گوارا نہیں کریں گے۔ مسلمانان فلسطین کی چیخ و پکار سننے کے متعلق ان کے کان بہرے ہو جائیں گے۔ وہ نہ تو ایک پھوٹی کوڑی ان کی خاطر خرچ کریں گے۔ اور نہ کسی کو مبلغ بنا کر ان کی خبرگیری کے لئے بھیجیں گے۔ مگر باوجود اس کے یہ ادعا کرتے ہوئے ذرا نہ شرمائیں گے کہ تمام دنیا کے مسلمانوں کا درد ان کے جگر میں ہے اسلامی ممالک کے غم و فکر میں وہ گھلے جا رہے ہیں۔ مسلمانوں کی حفاظت اور اسلام کی اشاعت کی خاطر سر بکف میدان میں کھڑے ہیں۔ اگر محض دعووں کی کچھ حقیقت ہو سکتی ہے۔ اگر محض زبانی باتیں کچھ وقعت رکھتی ہیں۔ اور اگر خیالی پلاؤ کچھ کام آ سکتے ہیں۔ تو تسلیم کر لینا چاہیئے۔ کہ لیڈران احرار مسلمانان عالم کی سب سے بڑی فعال اور رجال باز پارٹی ہے۔ لیکن اگر معقولیت کی دنیا میں کچھ کر کے دکھانا ضروری ہوتا ہے تو احرار سے اس قسم کی توقع بالکل فضول ہے۔

اس کے مقابلہ میں جماعت احمدیہ جس پر احرار اسلام دشمنی کا الزام لگاتے ہوئے اور انہیں شرمانے جیسے عیسائیوں کی ایجنٹ قرار دیتے ہوئے ذرا نہیں ہچکچاتے۔ اس کی طرف سے فلسطین میں عرصہ سے ایک تبلیغی مشن قائم ہے۔ لڑکوں اور لڑکیوں کا مدرسہ جاری ہے۔ عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کی خوبیاں پیش کرنے والا ایک عربی رسالہ نکلتا ہے ایک آزمودہ کار احمدی مبلغ اور اس کے کئی ایک مددگار وہاں موجود ہیں۔ جن کے سامنے عیسائی مشنریوں کو آنے کی قطعاً جرأت نہیں۔ حالانکہ بارہا ان کو چیلنج دیئے جا چکے ہیں۔ یہ سب کچھ جماعت احمدیہ اپنی بساط اور تمام دنیا میں پھیلے ہوئے اپنے تبلیغی کام کے لحاظ سے کر رہی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کے بہت اچھے نتائج نکل رہے ہیں۔ فلسطین کے جن تعلیم یافتہ لوگوں کو احمدیہ مشن کی جدوجہد کا علم ہو چکا ہے۔ وہ نہایت شکر اور خوشی کے جذبات کا اظہار کر رہے ہیں۔

اسی ایک امر پر غور فرمایا جائے۔ کہ وہ جماعت جسے احرار اسلام کی دشمن کہتے ہیں۔ اسلام اور مسلمانوں کے لئے کیا کر رہی ہے۔ اور جو اسلام کے ٹھیکہ دار اور تمام مسلمانوں کے راہ نما ہونے کا دعوے کرتے ہیں۔ وہ کن اشغال میں مشغول ہیں۔

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر حملہ کرنے والے احراری کے مقدمہ کی سماعت

(مرتبہ رپورٹر "الفضل")

گورداسپور ۲۳ اکتوبر۔ حنیفا پسر چوہڑ گداگر کے خلاف حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر حملہ کرنے کی وجہ سے پولیس نے جو مقدمہ دائر کر رکھا ہے۔ آج اس کی پھر سماعت ہوئی۔ صرف ایک باقی ماندہ گواہ صفائی نواب الدین کنسٹیبل کی شہادت ہونے والی تھی۔ لیکن ملزم نے بیان کیا۔ کہ وہ اس گواہ کو چھوڑنا چاہتا ہے۔ چنانچہ اس کی شہادت نہ لی گئی۔ اور عدالت نے بحث کے لئے ۲۴ اکتوبر کی تاریخ مقرر کی۔ مگر وکیل ملزم نے اس روز اپنی معروفیت کا عذر کیا جسے منظور کرتے ہوئے عدالت نے ۲۵ اکتوبر تاریخ مقرر کر دی۔

درخواست ہائے دُعا

۱۔ مولانا غلام رسول صاحب راجیکی بوجہ اعصابی دوروں کے بیمار ہیں۔ ہر روز شدت سے دورے ہوتے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ آپ کو صحت عطا فرمائے۔ خاکسار اللہ دتا جنرل سکرٹری انصار اللہ۔ قادیان۔

۲۔ میرے برادر مکرم چوہدری عبدالحمید صاحب آئی ایم۔ ایس سی کا امتحان مقابلہ دے رہے ہیں۔ احباب ان کی کامیابی کے لئے دُعا فرمائیں۔ خاکسار عبدالمجید بی اے آنمہ قادیان

جلسہ سالانہ کے متعلق ہر احمدی کی ذمہ واری

جلسہ سالانہ قریب آ رہا ہے۔ اس کے لئے انتظامات اور اجناس کی خرید و فروخت کا کام سرعت سے جاری ہے جس کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔ چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق میں نے گذشتہ ماہ میں ہر ایک جماعت کو تحریک بھجوا دی تھی۔ الفضل میں بھی شائع ہو چکی ہے۔ اس کے بعد یاد دہانی اخبار الفضل میں شائع ہوتی رہی ہے۔ چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی جس رفتار سے ہونی چاہیئے۔ ابھی شروع نہیں ہوئی۔ حالانکہ وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے۔ عہدہ داران جماعت و احباب کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنی ذمہ واری کو سمجھتے ہوئے جلد از جلد چندہ جلسہ سالانہ کی رقوم بھجوائیں۔ ہر ایک جماعت کو چندہ جلسہ سالانہ کے بجٹ سے جائنٹ ناظر صاحبان کی طرف سے اطلاع دی جا چکی ہے۔ جو عہدہ داروں نے اپنی جماعتوں سے وصول کر کے بھجوانا ہے۔ اگر کسی جماعت کو اطلاع نہ ملی ہو۔ تو دفتر ہذا سے بہت جلد دریافت فرما لیں۔

ناظر بیت المال قادیان

اخلاص و ایثار کی ایک بہترین مثال

خدا تعالےٰ کے فضل اور اس کی بخشی ہوئی توفیق سے احمدی احباب خدا تعالےٰ کی راہ میں جس قربانی و ایثار کا ثبوت پیش کرتے رہتے ہیں۔ اس کی ایک تازہ مثال ذیل کے خط سے ظاہر ہے۔ جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت اقدس میں بھیجا گیا۔ احباب درد دل کے ساتھ دعا کریں۔ کہ خدا تعالےٰ ہمارے اس مخلص بھائی کے بچہ کو اپنے فضل سے صحت عطا فرمائے۔ اور اسے والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔

صاحب موصوف لکھتے ہیں۔

سیدنا و امامنا ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

محترم آقا۔ فداہ امی و ابی و نفسی۔ میرا لڑکا جس کا نام حضور نے عبدالرشید رکھا تھا۔ عمر سوا سال عرصہ ایک ماہ سے مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار چلا آتا ہے۔ ماہ ستمبر ۱۹۳۵ء کی تنخواہ کی وصولی پر میں نے چند روپے اس کے علاج کے واسطے رکھے تھے۔ مگر کل "الفضل" کے پرچہ نمبر ۸۶ میں تحریک چندہ بارہ ہزار روپیہ پڑھی۔ چونکہ میرے پاس علاوہ اس روپیہ کے جو عزیز کے علاج کے واسطے تھا۔ صرف چندہ عام کی رقم تھی۔ اس لئے عاجز اور عاجز کی اہلیہ نے بعد مشورہ یہ فیصلہ کیا۔ کہ بارہ ہزار کی تحریک میں یہ روپیہ بھیجدیا جائے اور عزیز عبدالرشید کی صحت یابی کے واسطے حضور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی جائے۔ چنانچہ عاجز نے آج مبلغ ۵/۱۲ روپے کا منی آرڈر جس میں چندہ عام ماہ ستمبر ۱۹۳۵ء کی رقم اور چندہ تحریک بارہ ہزار کی رقم شامل ہے۔ بخدمت ناظر صاحب بیت المال قادیان ارسال کر دی ہے۔ اور حضور کی خدمت میں درد بھرے دل سے درخواست دعا ہے۔ حضور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہمارے بچے عبدالرشید کو اپنے فضل سے کامل صحت بخشے۔ اور ہم دونوں میاں بیوی کو کامل یقین ہے۔ کہ حضور کی دعا ظاہری علاج اور دوائیوں سے بدرجہا بہتر اور جلدی اثر کرے گی۔ حضور کا ادنیٰ خادم

عاجز ولی محمد احمدی مدرس شاہ پور جنڈ۔ ضلع لاہور

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ

چند سوالات کے جواب

وزیر آباد سے ایک دوست نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں بغرض استفسار تین سوالات لکھے ہیں۔ ان کے جو جوابات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے دیئے۔ وہ معہ سوالات درج ذیل کئے جاتے ہیں:۔

پہلا سوال

جو شخص حضرت مرزا صاحب کو مجدد بھی نہ کہے۔ اور نبی بھی نہ تسلیم کرے۔ اس کی نجات ہوگی۔ یا نہیں ہوگی؟

جواب

نجات خدا تعالےٰ کے اختیار میں ہے۔ ہمارا اس میں نہ دخل ہے۔ نہ اس کے معلوم کرنے کا ذریعہ ہے۔ ہم صرف یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ اگر ایسا شخص ایمان سے محروم اپنی سستی سے رہتا ہے۔ تو قابلِ مواخذہ ہے۔ اور اگر ذرائع ہدایت کے فقدان کی وجہ سے۔ تو قابلِ عفو ہے:۔

دوسرا سوال

حضرت مرزا صاحب کا دعوےٰ حقیقی نبوت کا تھا۔ یا مجازی نبوت کا:۔

جواب

اگر حقیقی نبوت سے مراد تشریعی نبوت یا براہ راست نبوت ہے۔ تو حضرت صاحب کا دعوےٰ حقیقی نبوت کا نہ تھا۔ اور اگر مجازی نبوت سے یہ مراد ہے۔ کہ ایسا شخص درحقیقت نبی نہیں ہوتا۔ اور نبیوں کی جماعت میں شمار نہیں کیا جاتا۔ تو مجازی نبوت کا دعوےٰ نہ تھا لیکن اگر مجازی نبوت سے یہ مراد لیا جائے۔ کہ نبی تو وہ تھے۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرح نبی نہ تھے یعنی شریعت نہ لائے تھے۔ اور براہ راست نبی نہ تھے۔ بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں نبی بنے اور آپ کی شریعت کو قائم کرنے کے لئے یہ مقام دیا گیا۔ تو پھر بے شک حضرت مسیح موعود علیہ السلام مجازی نبی تھے۔ اور جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آپکو مجازی نبی کہا ہے انہی معنوں میں کہا ہے۔

تیسرا سوال

کیا کوئی ایسا مجدد یا مہدی ہوا ہے۔ یا ہو سکتا ہے جس نے حج نہ کیا ہو۔ اس کا نام معہ حوالہ از تاریخ اسلام درکار ہے؟

جواب

یہ ہمارا فرض نہیں ہے۔ کہ ثابت کریں۔ کہ کسی مجدد نے حج نہیں کیا تھا۔ اگر کسی کا یہ دعوےٰ ہے۔ کہ ہر مجدد کے لئے حج ضروری ہے۔ تو اس کی دلیل ہونی چاہیئے۔ مجھے تو ایسی کوئی دلیل معلوم نہیں۔ حج سے مقدم زکوٰۃ ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ اکثر مجددین زکوٰۃ ادا کرنے سے قاصر تھے۔ کیونکہ زکوٰۃ کے قابل ان کے پاس مال نہ تھا۔ پس ارکان اسلام میں سے ایک بوجہ شرائط کے نہ پورا ہونے کے چھوٹ سکتا ہے تو دوسرا بھی چھوٹ سکتا ہے۔ ہماری شریعت نے حج کے لئے شرائط مقرر کی ہیں۔ ان شرائط کے پورا نہ ہونے کی صورت میں حج جائز نہیں ہے۔ پس جس میں وہ شرائط پائی جائیں اور وہ حج نہ کرے۔ وہ گنہگار ہے اور جس میں وہ شرائط نہ پائی جائیں۔ اور وہ حج کرے۔ وہ بھی گنہگار ہے۔ اصل نیکی تو شریعت اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں ہے نہ کہ لفظاً حج میں۔ روزہ اچھی شے ہے۔ مگر عید کے دن روزہ رکھنا شیطان کا کام ہے۔ پس اصل شے اطاعتِ شریعت ہے۔ اور اسی میں ثواب ہوتا ہے:۔

ڈکٹیٹر احرار چوہدری افضل حق صاحب سے ایک سوال

"الفضل" کے دو گزشتہ پرچوں میں چوہدری افضل حق صاحب کے جن مضامین کی لغویت اور نامعقولیت روز روشن کی طرح ثابت کی گئی ہے۔ اور جو "ترجمان احرار" مجاہد کی مسلسل تین اشاعتوں میں شائع کئے گئے۔ ان میں ایک بات دیکھ کر مجھے بہت حیرت ہوئی۔ اور میں چاہتا ہوں۔ کہ بذریعہ اخبار اس کا اظہار کر دوں:۔

یوں تو چوہدری افضل حق صاحب کو بدزبانی اور بد کلامی کی مشق اسی وقت سے ہے جبکہ ان کے طرۂ امتیاز میں تھانہ داری کی کلغی لہراتی تھی۔ اور جماعت احمدیہ کے خلاف ان کے دل میں جو بس بھری ہوئی ہے۔ اس کا اظہار ان کی طرف سے بارہا نہایت شرمناک صورت میں ہو چکا ہے۔ لیکن مضامین زیر نظر میں تو انہوں نے اپنی شرافت اور انسانیت کو بالکل بے نقاب کر کے رکھ دیا ہے۔ اور لگے ہاتھوں دوسرے مسلمانوں کے خلاف بھی ایسے رنگ میں دل کا بخار نکالا۔ اور انہیں اپنی شرافت کا ایسا تماشا دکھایا ہے۔ کہ وہ عمر بھر یاد رکھیں گے:۔

مثلاً اپنے متعلق یہ اعتراف کرنے کے باوجود کہ "میں مانتا ہوں۔ مجھے مذہبی علوم پر عبور نہیں" مسلمانوں کے متعلق فرمایا ہے۔ "مذہب ان کے نزدیک مذاق ہے" اور ان پر "کھلے دل سے اسلامی ہتک کو خوشی سے برداشت کرنے والے" کا الزام جڑ دیا ہے۔ نیز "اندھے کا لٹھ گھمانے والے" "کوتاہ بین مخالف" "بے عقل مقدسین" "عاقبت نااندیش مسلمان" بھی کہہ دیا۔ حتیٰ کہ "مومنانہ فراست" سے محروم قرار دے کر سب پر کفر کا فتوےٰ لگا دیا ہے:۔

چوہدری صاحب نے جب یہ طرز کلام ان لوگوں کے متعلق اختیار کیا۔ جن کے کھونٹے پر وہ کل تک ناچ رہے تھے۔ اور جن کا دیا کھاتے ہیں۔ تو جماعت احمدیہ جس کے خلاف بدزبانی اور بدگوئی سے کام لینا۔ ان کے لئے جلب زر کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ ان کی انتہائی خبث نفی سے کیونکر بچ سکتی ہے۔ چنانچہ انہوں نے احمدیوں کے متعلق "سانپ" "بچھو" "سیٹی" "چھری" "چور" "فتنہ پرداز" "اسلام کا شدید مخالف گروہ" "شجر خبیثہ" "قلندر کے بندر" وغیرہ الفاظ بڑی بے باکی سے استعمال کئے ہیں اور حد یہ کہ جماعت احمدیہ کے موجودہ امام اور بانی سلسلہ احمدیہ کا جہاں ذکر کیا ہے۔ نہایت بدتہذیبی اور حقارت کے ساتھ کیا ہے۔ حتےٰ کہ پورا نام لکھنا بھی گوارا نہیں کیا۔ "مرزا" "غلام احمد" اور "مرزا محمود" جا بجا لکھا ہے۔

چوہدری صاحب کی یہ ساری کی ساری بدتہذیبی اور غیر شریفانہ روش میرے لئے قطعاً قابل التفات نہ ہوتی۔ اگر اسی مضمون میں ایک موقعہ پر مجھے یہ الفاظ نظر نہ آتے۔ کہ:۔

"بڑے اور چھوٹے مرزائی خرافات کے دریا کو جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل قادیانی نے کوزہ میں یوں بند کرنے کی کوشش فرمائی ہے:۔

محمدؐ پھر اتر آئے ہیں ہم میں - اور آگے سے بھی بڑھ کر اپنی شاں میں

محمدؐ دیکھنے ہوں جس نے اکمل - غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں"

ان سطور میں دو باتیں لائق توجہ ہیں۔ ایک تو یہ کہ جماعت احمدیہ پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہتک کرنے کا الزام لگاتے ہوئے۔ جو شعر پیش کئے گئے ہیں۔ ان کی ذمہ داری سے شاعر کو یہ کہکر بری الذمہ ٹھہرانے کی کوشش کی گئی ہے۔ کہ اس نے یہ اپنی طرف سے نہیں کہے۔ بلکہ "بڑے اور چھوٹے مرزائی خرافات کے دریا کو کوزہ میں بند کر دیا ہے"۔ حالانکہ یہ شعر ایسے ہیں جنہیں کبھی پسند کی نظر سے نہیں دیکھا گیا۔ دوسرے یہ کہ نہ صرف پورا نام معہ القاب لکھا ہے۔ بلکہ جناب کا اضافہ بھی کیا ہے میرے لئے قابلِ حیرت بات یہ ہے۔ کہ جو قلم نہ صرف تمام احمدیوں کے متعلق بلکہ ان کے مقدس پیشواؤں کے خلاف بھی شروع سے اخیر تک گند اچھالتا چلا گیا۔ وہ ایک موقعہ پر ایک "قادیانی" کی اس قدر عزت افزائی کے لئے کیونکر آمادہ ہو گیا۔ کیا اس سے یہ بتانا مقصود ہے۔ کہ اگر چوہدری افضل حق صاحب چاہیں۔ تو وہ مہذبانہ طرز سے بھی دوسروں کا ذکر کر سکتے ہیں۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ وہ تہذیب سے کام لینا چاہتے کس وقت اور کن حالات میں ہیں:۔

(حق پسند)

لیڈرانِ احرار کی جامع تعریف

"ایک بے اصول۔ خود غرض مطلب آشنا اور شیطان سیرت گروہ"

مسلمانوں کی سیاسی بے قدری، ذلت اور رسوائی کی ہمارے نزدیک ایک اور صرف ایک وجہ ہے اور وہ یہ کہ ان میں ایک ایسا بے اصول، خود غرض اور مطلب آشنا گروہ پیدا ہو گیا ہے جو ان کو کسی مرکز پر متحد نہیں ہونے دیتا۔ جب کبھی اتحاد بین المسلمین کی تحریک پیدا ہوتی ہے۔ شیطان کی طرح یہ گروہ بھولی بھالی پبلک کو ایسی جل دیتا ہے کہ وہ تحریک کامیابی کی دو ایک منزلیں بھی طے نہیں کرنے پاتی کہ وہ ختم ہو کر رہ جاتی ہے۔ کیونکہ مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق اس شیطان سیرت گروہ کے حق میں "لاحول" سے کم نہیں ہے۔ جس کے بعد نہ اس کا وجود کسی عنوان قائم رہ سکتا ہے اور نہ اس کے ناپاک مقصد برآری کی کوئی صورت باقی رہ سکتی ہے۔ ظاہر ہے جب کہ بازی موت اور زیست کی لگی ہوئی ہے۔ تو یہ گروہ مسلمانوں کا ایک مرکز پر متحد رہنا کیونکر پسند کر سکتا ہے۔

لاہور میں مسجد شہید گنج کو سکھوں نے حکومت کی حفاظت میں مسمار کر دیا۔ معاملہ توہین اسلام کا تھا۔ جس میں کسی ایسی جماعت کے لئے جو مسلمان کہلاتی ہے اختلاف کی گنجائش نہ تھی۔ لیکن دنیا نے دیکھا اور حیرت کے ساتھ دیکھا۔ کہ مسلمان اس خالص مذہبی اور اسلامی مسئلہ میں بھی متفق نہ ہو سکے مسلمانوں کا ہی ایک گروہ عین اس وقت جبکہ اسلام کے شیر دل سپاہیوں نے اپنے جذبۂ ایمانی سے مغلوب ہو کر حکومت کی سنگینوں کے آگے سینہ تان دیئے تھے۔ اٹھتا ہے اور نہ صرف ان فدائیان اسلام کے اس جوش اسلامی کا اعتراف نہیں کرتا بلکہ یہ کہہ کر ان کی تذلیل کرتا ہے کہ یہ جذبہ "فطری" نہیں ہے۔ بلکہ دنیاوی اغراض و مقاصد کے ماتحت دکھایا گیا ہے۔ یہی نہیں بلکہ اس سے بھی آگے بڑھ کر یہ جرأت دکھاتا ہے کہ ان فدایان اسلام کو جو اس ایجی ٹیشن میں شہید ہوئے "گمراہ اور کافر" کہتا ہے اور اس طرح ہمیشہ کے لئے اپنے منہ پر لعنت کی سیاہی مل لیتا ہے مسلمان اس گروہ کو اور اس کی طینت کو سمجھ جاتے ہیں اور اس سے قطع تعلق کر لیتے ہیں۔ معاملہ بظاہر رفع دفع ہو جاتا ہے اس کے بعد زمین شہید کی واپسی کا مسئلہ سامنے آتا ہے مسلمان اپنے اس مطالبہ کو مؤثر بنانے کے لئے علی پور سیداں کے ایک اسی سالہ درویش کو جس کے لاکھوں مرید ہندوستان میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اور جو ہندوستان میں عموماً اور پنجاب میں خصوصاً نہایت اثر و اقتدار رکھتا ہے۔ میدان میں لاتے ہیں اور اس کو اس تحریک کا ڈکٹیٹر بنا دیتے ہیں۔ خدا کے فضل سے صورتیں اس نئی تحریک میں ایسی بن جاتی ہیں کہ مسلمانوں کا ایک مرکز پر جمع ہو جانا ممکن ہو جاتا ہے۔ یہ چیز اس گروہ کے لئے گویا "خطرے کی گھنٹی" ثابت ہوتی ہے اور اس کی ساری شیطانی طاقتیں ایک دم سے بروئے کار آ جاتی ہیں۔ مقصد تحریک ایک طرف رہ جاتا ہے۔ اور بحث عقائد کی چھڑ جاتی ہے اور اس قدر ناگوار صورت میں اس تحریک کا زندہ رہنا مشکل معلوم ہونے لگتا ہے۔

اس وقت اگر سوال ہے تو واپسی مسجد شہید کا۔ یہ سوال نہیں ہے کہ پیر جماعت علی شاہ کن عقائد کے پیرو ہیں اور کسی خاص فرقہ یا گروہ کے نزدیک ان کے عقائد قابل تسلیم ہیں یا نہیں۔ پیر صاحب بہر حال مسلمان ہیں اور مسجد کا مسئلہ ہر خیال اور عقیدے کے مسلمان سے یکساں تعلق رکھتا ہے۔ نہ پیر صاحب کی قیادت میں اس کی صورت بدل سکتی ہے اور نہ عطاء اللہ شاہ بخاری کی رہنمائی میں یہ کچھ اور ہو جاتا ہے۔ مسلمان اس وقت زمین مسجد شہید کی واپسی کے لئے بے چین ہیں۔ انہیں اگر مطمئن کر سکتی ہے۔ تو وہ تحریک جو ان کے اس مطالبہ کو اغیار سے پورا کرا دے۔

اس اعتبار سے اگر بحث ہو سکتی ہے تو ان تدابیر سے جو پیر صاحب تکمیل مطالبہ کے سلسلے میں اختیار کریں گے نہ کہ ان عقائد سے جس کے کہ وہ پیرو ہیں۔ یہ صریح شرارت ہے کہ اس موقعہ پر مقلد اور غیر مقلد وہابی اور بدعتی کی بحث چھیڑی جائے اس بحث سے چونکہ مسجد شہید کے معاملہ کو کوئی دور کا بھی واسطہ نہیں ہو سکتا اس لئے ہم یہ سمجھنے میں حق بجانب ہیں کہ اس موقع پر جس گروہ کی طرف سے یہ شرارت ہوئی ہے وہ مسلمانوں کا دشمن ہے اور اس کا مقصد اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ مسلمان متحد نہ ہونے پائیں۔ اور جو تحریک انہوں نے مسجد شہید گنج واپس لینے کی پیر جماعت علی شاہ کی ماتحتی میں شروع کر رکھی ہے۔ وہ قطعاً ناکام رہے۔

اس شرارت کا مؤثر جواب جو مسلم پبلک کی طرف سے ہو سکتا ہے وہ یہی ہے کہ اس گروہ کی فتنہ پردازی سے بے پرواہ ہو کر مسلمان پیر جماعت علی شاہ کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو جائیں اور اس سے ان کا مقصد صرف ایک ہو۔ اور وہ یہ کہ زمین مسجد شہید سکھوں سے واپس حاصل کر لیں۔"

(روزنامہ "اقدام" دہلی)

ایک مخلص بھائی کو الوداعی ایڈریس

مسجد انجمن احمدیہ سرگودہا میں ۱۶ اکتوبر۔ مولوی غلام نبی صاحب اول مدرس فارسی گورنمنٹ ہائی سکول کو جو اپنی ملازمت سے ریٹائر ہو چکے ہیں۔ جماعت احمدیہ سرگودہا نے ایڈریس پیش کیا۔ جس میں بیان کیا کہ آپ دو دفعہ یہاں آئے اور سترہ سال رہے۔ اس عرصہ میں آپ نے جماعت کی اعلیٰ خدمات سرانجام دیں۔ آپ جماعت کے پریذیڈنٹ۔ سیکرٹری تعلیم و تربیت سیکرٹری مال۔ امام الصلوٰۃ۔ اور مدرس قرآن و حدیث وغیرہ مختلف عہدوں پر کام کرتے رہے۔ اور اپنی ذمہ داریوں کو نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دیتے اور نہایت اخلاص سے جماعت کی مالی تحریکات میں نمایاں حصہ لیتے مولوی صاحب نے جواب میں احباب کو مختلف نصائح فرمائیں۔ خاکسار عبد محمد سعید

آنریری انسپکٹر وصایا کے متعلق اعلان

قبل ازیں اعلان کیا گیا تھا۔ کہ آنریری انسپکٹر وصایا کا تقرر ہر ایک تحصیل کے لئے ضروری ہے۔ اس کام کے لئے اپنی اپنی تحصیل کے لئے احباب کسی کو مقرر کر کے اطلاع دیں۔ مگر ابھی تک بہت کم دوستوں نے توجہ کی ہے۔ لہٰذا دوبارہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ دو ہفتہ کے اندر اندر درخواستیں بھیجیں۔ سیکرٹری مجلس مقبرہ بہشتی قادیان

سکرٹریان وصایا کا تقرر

بعض جماعتوں نے ابھی تک سیکرٹری وصایا کا تقرر کر کے دفتر مقبرہ بہشتی میں اطلاع نہیں دی۔ لہٰذا گذارش ہے۔ کہ دو ہفتہ کے اندر اندر ہر ایک جماعت کے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان سیکرٹری وصایا کا تقرر کر کے مطلع فرمائیں۔ (سیکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان)

اعلان ایک احمدی دوست جو موٹر مکینک ہیں اور ڈیزل آئل۔ پیٹرول وغیرہ ہر قسم کے انجن اور ٹریکٹر سے اچھی طرح واقفیت رکھنے کے علاوہ آئل انجن میکینک بھی ہیں۔ بیکار ہیں اگر کوئی دوست انکی ملازمت کا بندوبست کر سکیں تو اطلاع دیں۔ ناظم امور عامہ۔ قادیان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لیڈران احرار کو مباہلہ کا چیلنج

مباہلہ میں شمولیت کے لئے درخواست کرنے والے احمدی احباب کی فہرست

(۲)

۶۴۔ بابو غلام محمد صاحب آف ڈیرہ اسمٰعیلخاں کلرک دفتر پولیٹیکل ایجنٹ جنڈولہ

۶۵۔ میاں امام الدین صاحب جار کول مرچنٹ بڑودہ گائیکواڑ محلہ سلطان پورہ

۶۶۔ چوہدری عطا محمد صاحب نائب تحصیلدار رخصتی قادیان

۶۷۔ چوہدری محمد شریف صاحب بی۔اے ایل۔ایل۔بی وکیل منٹگمری

۶۸۔ لفٹیننٹ تاج محمد خانصاحب [illegible] ضلع شاہپور

۶۹۔ آنریبل سر چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کامرس اینڈ ریلوے ممبر گورنمنٹ آف انڈیا

۷۰۔ ڈاکٹر محمد عمر صاحب احمدی بلیہ یو۔پی

۷۱۔ ابو احمد محمد خاں مولوی فاضل کوٹ قیصرانی ضلع ڈیرہ غازی خاں

۷۲۔ بابو عبدالحمید صاحب ملٹری فنانس ڈیپارٹمنٹ (C) سیکشن شملہ

۷۳۔ میاں محمد احمد صاحب بی۔اے ایل۔ایل۔بی کپورتھلہ

۷۴۔ منشی مختار احمد صاحب کانپور

۷۵۔ منشی سراج الدین صاحب طلاق محل کانپور

۷۶۔ چوہدری محمد یعقوب صاحب انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز سمرالہ ضلع لدھیانہ

۷۷۔ چوہدری نورالدین صاحب ذیلدار چک 6/11 ضلع منٹگمری

۷۸۔ مولوی محمد ابراہیم چک 6/11 ضلع منٹگمری

۷۹۔ شیخ احمد اللہ صاحب قادیان

۸۰۔ سید عبدالرشید صاحب ریلوے ملازم اوکاڑہ۔ ضلع منٹگمری

۸۱۔ بابو عبدالحمید صاحب سیکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ نئی دہلی

۸۲۔ خانصاحب سید احمد صاحب وکیل ریاست رامپور

۸۳۔ منشی قاسم علی خانصاحب ریاست رامپور

۸۴۔ چوہدری عبدالرحمن صاحب M.S.C. لکھنؤ ۴۹ محمود آباد ہوسٹل

۸۵۔ چوہدری محمد حیات خانصاحب میونسپل کمشنر حافظ آباد

۸۶۔ سید ظہور الحسن صاحب ہیڈ کلرک دفتر سپرنٹنڈنٹ انجینیئر پی۔ ڈبلیو ڈی بنوں

۸۷۔ مرزا غلام حیدر صاحب بی۔اے۔ ایل۔ ایل۔بی وکیل نوشہرہ

۸۸۔ سید محمد حسین صاحب ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول کلاچی ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں

۸۹۔ مولوی عبدالحق صاحب بدوملہی ضلع سیالکوٹ

۹۰۔ مولوی غلام رسول صاحب "

۹۱۔ خان رمضان علی صاحب پشاور

۹۲۔ قاضی البشیر احمد صاحب بھٹی خوشنویس قادیان

۹۳۔ مولوی مہر الدین صاحب امام مسجد چک ۹۰ پنیار ضلع شاہپور

۹۴۔ چوہدری حاکم علی صاحب چک ۹۰ پنیار ضلع شاہپور

۹۵۔ مظفر الدین صاحب چوہدری بی۔اے قادیان

۹۶۔ بابو بشیر احمد صاحب معرفت اے عبدالغفور صاحب کمپنی ۱۴۱ ڈفرن روڈ رنگون۔

۹۷۔ مولوی دل محمد صاحب مولوی فاضل سرینگر کشمیر

۹۸۔ مرزا سلطان احمد صاحب بیرون موری دروازہ قصور ضلع لاہور

۹۹۔ خواجہ عبدالرحیم صاحب بٹ۔ نیا محلہ عیدگاہ جہلم۔

۱۰۰۔ سید سردار شاہ صاحب ایف۔اے۔ جے اے وی جونیئر انگلش ٹیچر جہلم

۱۰۱۔ بابو فقیر علی صاحب اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر امرتسر۔

۱۰۲۔ بابو عنایت علی صاحب کلرک دفتر سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانہ جات گورداسپور۔

۱۰۳۔ میاں خدا بخش صاحب دوکاندار غلہ منڈی شہر گجرات۔

۱۰۴۔ خانصاحب صفدر علی خان صاحب پی۔ ڈبلیو ڈی انسپکٹر سٹی ہماپنج ویرکا روڈ۔ امرتسر۔

۱۰۵۔ بابو فضل محمد خان صاحب کوارٹر C-28 بھاگی۔ شملہ۔

۱۰۶۔ چوہدری غلام حسین صاحب جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ گوجرہ ضلع لائلپور۔

۱۰۷۔ ڈاکٹر محمد جلال الدین صاحب کشمیری گیٹ دہلی

۱۰۸۔ مسٹر محمد بشیر صاحب آزاد جرنلسٹ انبالہ شہر

۱۰۹۔ میاں نصیر الدین صاحب موضع بیگم پور ڈاکخانہ باغبانپورہ۔ ضلع لاہور۔

۱۱۰۔ بابو محمد اسمٰعیل صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گنج مغلپورہ

۱۱۱۔ میاں محمد اشرف صاحب محلہ کرم علیشاہ گجرات

۱۱۲۔ سید نذر علی شاہ صاحب احمدی فیض باغ کوچہ نصر اللہ خان صاحب لاہور۔

۱۱۳۔ حکیم محمد صدیق صاحب دفتر انجمن خادم الحکمت شاہدرہ لاہور

۱۱۴۔ میاں نظام الدین صاحب سیکرٹری انجمن ڈیریانوالہ۔ ضلع گورداسپور۔

۱۱۵۔ منشی خانصاحب ڈیریانوالہ ضلع گورداسپور

۱۱۶۔ مولوی عبداللہ صاحب مبلغ جماعت احمدیہ ڈیریانوالہ ضلع گورداسپور۔

۱۱۷۔ شیخ محمد یوسف صاحب سیکرٹری مجلس انصار اللہ لائلپور۔

۱۱۸۔ شیخ حیات محمد صاحب موگا منڈی فیروزپور

۱۱۹۔ قریشی کریم بخش صاحب سیکرٹری نیشنل لیگ نوشہرہ چھاؤنی۔

۱۲۰۔ ڈاکٹر محمد الدین صاحب بازار چوڑیگراں سیالکوٹ شہر۔

۱۲۱۔ شیخ عبدالقادر صاحب تاجر چرم منڈی لاہور

۱۲۲۔ مرزا محمد کریم بیگ صاحب محلہ کشمیری شہر سیالکوٹ

۱۲۳۔ میاں عبدالرشید صاحب ارشد معرفت عبدالقادر صاحب بی۔اے۔ باغ مہیتانوالہ شہر سیالکوٹ۔

۱۲۴۔ شیخ ضیاء الحق صاحب احمدی محلہ قطب شیر لنگی گراں سہارنپور۔

۱۲۵۔ بابو فضل الٰہی صاحب سب پوسٹ ماسٹر شجاع آباد ضلع ملتان۔

۱۲۶۔ مولوی غلام محمد صاحب کھوکھر ایم۔اے اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر سکولز چنیوٹ۔

۱۲۷۔ منشی رحمت علی صاحب تلونڈی ضلع جالندھر

۱۲۸۔ میاں اللہ دین صاحب احمدی سیکرٹری تبلیغ شاہدرہ لاہور۔

۱۲۹۔ بابو محمد انور صاحب واچ اینڈ وارڈ سہارنپور

۱۳۰۔ میاں شیر محمد صاحب ریٹائرڈ ڈرائیور لدھیانہ چوک نیم والا۔

۱۳۱۔ شیخ فیض قادر صاحب جنرل مینیجر دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ۔ قادیان۔

۱۳۲۔ چوہدری عظمت علی صاحب سپروائزر دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ۔ قادیان۔

۱۳۳۔ غلام نبی صاحب رفیقی دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ۔ قادیان۔

۱۳۴۔ میاں عنایت اللہ صاحب سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان۔

۱۳۵۔ میاں نور احمد صاحب دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ۔ قادیان۔

۱۳۶۔ چوہدری شکر اللہ خانصاحب عزیز۔ پریذیڈنٹ نیشنل لیگ۔ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

۱۳۷۔ حاجی عبدالکریم صاحب کراچی۔

۱۳۸۔ میاں نور احمد صاحب۔ قادیان۔

۱۳۹۔ قاضی منظور احمد صاحب میانوند تحصیل ترنتارن۔

۱۴۰۔ شیخ بدرالدین صاحب تاجر چرم سرہند۔ ریاست پٹیالہ

۱۴۱۔ خواجہ محمد شریف صاحب پوسٹ ماسٹر ٹنگیاری ضلع ہزارہ۔

لاہور ہائی کورٹ میں مسٹر کھوسلہ کے فیصلہ کے خلاف سماعت

سر تیج بہادر سپرو کی دوسرے دن کی بحث

لاہور۔ ۲۲ اکتوبر۔ آج پھر آنریبل جسٹس کولڈسٹریم کے اجلاس میں مولوی عطاء اللہ کے مقدمہ کے سلسلہ میں مسٹر کھوسلہ سشن جج گورداسپور کے فیصلہ سے چند فقرے حذف کرانے کے لئے درخواست پر بحث ہوئی۔ کمرۂ عدالت حاضرین سے بھرا ہوا تھا۔ اور گیلری میں بھی گنجائش نہیں تھی۔ داخلہ بذریعہ پاس تھا۔ آج بھی کارروائی ڈاکٹر سپرو کی تقریر سے شروع ہوئی :-

ڈاکٹر سپرو کی تقریر

ڈاکٹر سر سپرو نے اپنی بحث کو جاری رکھتے ہوئے مسٹر کھوسلہ کے فیصلہ سے چند اقتباسات پڑھکر سنائے۔ اور کہا۔ کہ ان کا واقعات مقدمہ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ فیصلہ میں فاضل سشن جج نے لکھا ہے۔ کہ قادیان میں قتل وغارت کا بازار گرم ہے۔ اور کھلی ہوئی قانون شکنی کی جا رہی ہے۔ لیکن یہ سراسر غلط ہے۔ موجودہ لیڈر جماعت احمدیہ نے کھلے طور پر قتل اور تشدد کی مذمت کر دی ہے۔ اور اس امر کا کوئی ثبوت موجود نہیں ہے۔ کہ محمد امین مقتول کی مرزا صاحب کے ساتھ کوئی عداوت تھی۔ ڈاکٹر صاحب نے مرزا صاحب کا اعلان پڑھ کر سنایا۔ اور کہا۔ کہ اس کی موجودگی میں قتل کا الزام بے معنی ہے۔ اس کے علاوہ یہ کہا گیا ہے۔ کہ عبد الکریم جب قادیان سے چلا گیا۔ تو اس کے مکان کو آگ لگا دی گئی۔ لیکن یہ بھی غلط ہے۔ کیونکہ وہ مکان قادیان کی سمال ٹاؤن کمیٹی نے گرایا تھا۔ اور مرزا صاحب کا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں تھا۔ اس لئے میرا مطالبہ ہے۔ کہ ان ریمارکس کو فیصلہ میں سے نکال دیا جائے۔ کیونکہ (۱) ان واقعات کا عطاء اللہ کے مقدمہ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے (۲) فاضل جج کے ریمارکس کسی شہادت کے بغیر یا غلط واقعات کی بناء پر ہیں (۳) جج کے ریمارکس غیر ضروری اور سخت ہیں۔

غلط ڈیفینس

سر سپرو نے کہا۔ کہ مولوی عطاء اللہ کے مقدمہ میں ڈیفینس یہ کیا گیا۔ کہ جماعت احمدیہ کے بانی مرزا غلام احمد نے دنیا بھر کے مسلمانوں کو کافر اور ملعون کہا۔ لیکن یہ سراسر غلط ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ انہوں نے صرف دشمنوں کو کہا تھا۔ ڈاکٹر صاحب نے مرزا صاحب کی ایک تحریر پڑھکر سنائی۔ جس میں دشمنوں کو جنگلی خنزیر اور ان کی عورتوں کو کتیا کہا۔ علاوہ ازیں یہ تو سمجھ میں آسکتا ہے۔ کہ اگر کوئی شخص قابل اعتراض زبان استعمال کرے۔ تو اس کے جواب میں اس سے زیادہ قابل اعتراض الفاظ استعمال کر دیئے جائیں۔ لیکن یہ بات سمجھ میں نہیں آتی۔ کہ پچاس سال پیشتر کی لکھی ہوئی کسی بات کی بناء پر ۱۹۳۴ء میں نا ملائم الفاظ استعمال کئے جائیں۔ اس لئے ان باتوں کا مقدمہ کے ساتھ قطعاً کوئی تعلق نہیں ہے اور انہیں فیصلہ سے الگ کر دیا جانا چاہئے۔

جج :- میں یہ تو سمجھ سکتا ہوں۔ کہ جن واقعات کا شہادت میں کوئی ذکر نہیں ہے۔ انہیں حذف کر دیا جائے۔ لیکن جن امور کے متعلق عدالت ماتحت نے صرف اظہار رائے کیا ہے؟

سر سپرو :- جن معاملات کے جواز میں کوئی شہادت موجود نہیں ہے۔ انہیں تو عدالت حذف کر سکتی ہے۔ ہائی کورٹ کے اختیارات اس معاملہ میں وسیع ہیں۔ اور وہ کسی معاملہ میں مداخلت کر سکتی ہے۔ لیکن اگر بعض اصطلاحی وجوہ کی بناء پر کوئی حصہ حذف نہ کیا جا سکے۔ تو عدالت کو اس امر کا پورا اختیار ہے۔ کہ یہ رائے ظاہر کر دے۔ کہ عدالت ماتحت نے ناروا زبان استعمال کی ہے۔ اور عدالت کے اختیارات سے تجاوز ہوا ہے۔ مرزا صاحب قادیان فریق مقدمہ نہ تھے۔ ان کے خلاف اور ان کی جماعت کے خلاف نہایت غیر مناسب الفاظ فیصلہ میں لکھے گئے۔ حالانکہ انہیں اس ضمن میں صفائی پیش کرنے کا کوئی موقعہ نہیں دیا گیا۔ کیا یہ عدالت کے اختیارات کا جائز استعمال ہے مجھے درخواست نگرانی دائر کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ میں اپیل نہیں کر سکتا۔ اس لئے کوئی تو چیز ایسی ہونی چاہئے جس سے ایسی بے انصافی کا سدباب ہو سکے۔ اور میں عدالت سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ اس معاملہ میں غیر معمولی اختیارات کا استعمال کرے :-

سراسر ظلم اور ناقابل برداشت

ڈاکٹر سپرو نے کہا۔ فاضل جج ضرورت سے بہت زیادہ آگے چلے گئے ہیں۔ انہوں نے لکھ دیا۔ کہ مرزا قادیان طاقت بخش شراب پینے کے عادی تھے۔ اور بعض خطوط میں یاقوتی کا بھی ذکر آتا ہے۔ حالانکہ اس کے جواز میں کوئی شہادت موجود نہیں ہے۔ مرزا صاحب کی شہادت میں صرف ایک چیز پائی جاتی ہے اور وہ یہ کہ ان کے والد مرحوم نے ایک مرتبہ وہ چیز منگوائی تھی۔ پتہ نہیں کس کے لئے اس بناء پر یہ کہنا کہ ایک بانیٔ سلسلہ شراب کا عادی تھا۔ سراسر ظلم اور ناقابل برداشت ہے ایک شخص جسے لاکھوں آدمی خدا کا پیغمبر تسلیم کرتے ہیں۔ اس کے متعلق اگر ایک عدالت یہ فتویٰ دے دے۔ کہ وہ شرابی تھا اور انسانی خواہشات کی تکمیل کے لئے یاقوتی اور دیگر مقویات استعمال کرتا تھا۔ تو سراسر ظلم ہے۔ اور کسی جج کی شان کے شایاں نہیں۔ کہ ایسے فیصلے صادر کرے۔ اور ذرا غور فرمائیے کہ جو لوگ اس ہستی کے پیروکار ہیں۔ ان کے دل پر کیا گزرتی ہوگی۔ فاضل جج نے اس فیصلہ میں بلا ضرورت خواہ مخواہ ایک کثیر التعداد جماعت کے جذبات کو مشتعل کیا ہے۔ اس لئے میں اس عدالت کے روبرو پیش ہوا ہوں۔ کہ احمدی فرقہ اس کے بانی اور لیڈر کے ساتھ جو بے انصافی کی گئی ہے۔ اس کی تلافی کر دی جائے :-

غیر متعلقہ امور پر بحث

ڈاکٹر سپرو نے بحث جاری رکھتے ہوئے کہا مرزا صاحب قادیان فریق مقدمہ نہ تھے۔ اور وہ کسی بات کی جوابدہی کرنے کے قطعاً ناقابل تھے اس لئے عدالت کو کوئی حق نہ تھا۔ کہ غیر متعلقہ امور پر بحث کرتی۔ مجسٹریٹ نے جن گواہان صفائی کی اجازت دی۔ اور جس قسم کے سوالات جرح یا بیانات میں کئے گئے۔ وہ قطعاً غیر متعلقہ تھے اور اس قسم کی شرانگیزی کی کسی حالت میں اجازت نہیں ہونی چاہئے۔

جج۔ فرض کرو کہ جن واقعات کا فیصلہ میں ذکر کیا گیا ہے۔ وہ درست ہوں۔ اور یہ ثابت ہو جائے۔ کہ قادیان میں احمدی ظلم کرتے ہیں۔ قتل و غارت ہوتی ہے۔ غیر احمدیوں پر مظالم توڑے جاتے ہیں۔ اور انہیں باعزت زندگی بسر کرنے کی اجازت نہیں ہوتی۔ تو اس صورت میں کیا ضروری نہیں۔ کہ ملزم کی سزا کا تعین کرنے کے لئے ان امور کو متعلقہ قرار دیا جائے۔

سر سپرو۔ ہرگز نہیں اگر کوئی شخص اپنی کسی تقریر یا تحریر سے ملک معظم کی رعایا کے دو فرقوں کے درمیان منافرت پیدا کرتا ہے۔ اور عدالت میں آکر یہ ڈیفنس پیش کرتا ہے کہ میں نے فلاں چیز کی انگیخت سے ایسا کیا تو جرم کی نوعیت کم نہیں ہو جاتی۔ قتل کے الزامات بدستور ہیں۔ اور اس کیس میں تو اس خطرہ کا پہلے ہی اظہار کر دیا گیا تھا۔ کہ کانفرنس سے نقض امن کا اندیشہ ہے۔ اگر اس قسم کے ڈیفنس کی اجازت دی جائے۔ تو اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ جرم زیر غور کے علاوہ ایسی چیزیں رونما ہوں گی۔ جن سے منافرت پیدا ہونے کا خطرہ ہے۔ اور جج خود اس معاملہ میں برابر کا حصہ دار ہوگا۔ یہ چیز سراسر

ناجائز اور ناقابلِ برداشت ہے۔ آخر میں ڈاکٹر سپرو نے عدالت سے درخواست کی۔ کہ قابلِ اعتراض حصوں کو حذف کر دیا جائے۔ اور اس کے جواز میں متعدد قانونی حوالے پیش کئے۔ جن میں رنگیلا رسول کیس "ورتمان" دہلی کا مقدمہ قابلِ ذکر ہیں۔ اس کے بعد اجلاس لنچ کے لئے ملتوی ہوا؛

لنچ کے بعد کی کارروائی

محمد شریف ایڈووکیٹ نے احرار کی طرف سے بحث کرتے ہوئے کہا احمدی فرقہ کے جذبات صرف مسلمانوں کے ہی خلاف نہیں۔ بلکہ دوسرے فرقوں کے بھی خلاف ہیں۔ لیکن وہ غیر احمدی مسلمانوں کے بہت دشمن ہیں۔ مرزا غلام احمد اپنے آپ کو بہت بڑا پیشوا اور خلیفہ تصور کرتا ہے۔ لیکن احمدی فرقہ کے لوگ ہی اسے پیشوا مانتے ہیں۔ مزید کہا۔ کہ یہ مذہب ایک عجیب مذہب ہے۔

قادیان میں احمدیوں نے گورنمنٹ کے متوازی گورنمنٹ قائم کر رکھی ہے۔ اور عدالت بھی بنی ہوئی ہے۔ جس میں دوسری عدالتوں کی طرح کام کیا جاتا ہے۔ کورٹ فیس اور اسٹامپ ڈیوٹی چارج کی جاتی ہے۔ دفعہ ۳۰۷ کے مقدمات کی سماعت بھی کر لی جاتی ہے۔ اگر کسی کے خلاف ڈگری ہو جائے۔ تو مال وغیرہ بھی قرق کیا جاتا ہے۔

وکیل احرار نے کہا۔ ۱۴ ؍اکتوبر ۱۹۳۴ء کے "الفضل" میں احمدیوں کے خلیفہ کی طرف سے اعلان شائع ہوا ہے۔ جس میں درج ہے۔ ہم تمام دُنیا میں اپنی حکومت پھیلائیں گے۔ یہ امر باعثِ تشویش ہے کہ صرف قادیان میں ایک ہزار غیر قادیانی موجود ہیں۔ ایک اور پرچہ میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ۳۰۰ برس تک تمام لوگ کیا کالے کیا گورے احمدی ہونگے۔ ہمیں نہایت زور شور سے پراپیگنڈا شروع رکھنا چاہیئے۔ "الفضل" کے ایک اور پرچہ میں درج ہے۔ ہم نے فرانس جرمنی اور امریکہ وغیرہ کو فتح کرنا ہے۔ کیا ہم احراریوں کی چھوٹی سی جھونپڑی کو فتح نہ کر سکیں گے۔ ایک اور پرچہ میں درج ہے۔ ہمیں تمام دُنیا کو اپنا دشمن سمجھنا چاہیئے۔

وکیل نے کہا۔ احمدی اپنے مشن کی کامیابی کے لئے تشدد کو جائز خیال کرتے ہیں۔ اور اپنے عقیدے سے اختلاف رکھنے والے کو قابل گردن زدنی سمجھتے ہیں۔ مولوی عطاء اللہ کے خلاف مقدمہ کی سماعت میں چند گواہانِ صفائی کے بیانات قابلِ ذکر ہیں۔ ڈاکٹر گوربخش سنگھ گواہ نے بیان کیا۔ کہ تبلیغ کے پراپیگنڈا کے سلسلہ میں احمدیوں کی سپرٹ فوجیوں کی سی ہوتی ہے۔ ایک اور گواہ کا بیان ہے۔ کہ احمدی ہندوؤں کو اس تالاب سے پانی اور مٹی نہیں لینے دیتے جو پبلک کی ملکیت ہے۔ احمدی غیر احمدیوں کو بہت تنگ کرتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ کوئی غیر احمدی قادیان میں نہ رہے۔ نیز غیر احمدیوں کا بائیکاٹ کرتے ہیں۔

اس کے بعد وکیل نے کہا۔ کہ ایسی کئی مثالیں ہیں۔ جن سے ظاہر کیا جا سکتا ہے۔ کہ مختلف اشخاص کو کس طرح سزا کا حکم سنایا گیا۔ ایک مسمی گل نور کو ۱۵ روپے جرمانہ اور بارہ بید لگائے جانے کی سزا کا حکم سُنایا گیا۔ لیکن نہ تو گل نور نے یہ سزا مانی۔ اور نہ اس کے باپ نے۔ ان دونوں کا بائیکاٹ کر دیا گیا۔ اسی طرح کئی اشخاص کو قادیان سے باہر نکال دیا گیا۔ وکیل نے اپنی دلیل کے حق میں چند مثالیں دیں۔ اور اس کے بعد اجلاس کل پر ملتوی ہوا؛

سُنتے ہیں ہم نے زندہ باد و مردہ باد کے نعرے
بہت کانوں میں گونجے ہیں سخن کی داد کے نعرے

تکبر سے جو کہتا تھا انا ربکم الاعلیٰ
لگاتا تھا جفا و جور و استبداد کے نعرے

وہ بول اٹھا کہ آمنتُ بربِّ موسےٰ و ہارون
ہوئے غرقاب جب قلزم میں ذی الاوتاد کے نعرے

یہ پانی میں ہوئے غائب وہ خشکی پر ہوئے زائل
اِدھر فرعون۔ اُدھر نمرود اور شدّاد کے نعرے

ہوئے یوں بے نشاں آنا پتہ چلنا ہؤا مشکل
کہاں سے اٹھے۔ کب اٹھے ثمود و عاد کے نعرے

مٹے یہ خود بھی نعرے بھی مٹے ان کے مگر کچھ کچھ
زبانوں پر ہیں ان نعرہ زنوں کی یاد کے نعرے

بڑی مدت سے زوروں پر تھے اب کمتر ہی اٹھیں گے
بغاوت، فسق، شرک و کفر اور الحاد کے نعرے

تعجب کیا اگر عرشِ الٰہی کو ہلا ڈالیں!
ستم دیدہ کسی مظلوم کی فریاد کے نعرے

کسی کو کیا خبر۔ کس شان و شوکت سے نکلتے ہیں
کسی آفت رسیدہ۔ خانماں برباد کے نعرے

کل اک ناکامِ کوئے عشقِ جاناں کی زباں پر تھا
ہوئے وقفِ بیاباں قیس اور فرہاد کے نعرے

کسی بدبخت طائر کے اسیرِ دام ہونے پر
سُنے ہوں۔ ورنہ سن لینا کبھی صیاد کے نعرے

یہ نعرے زندگی تک ہیں سنو گے دم نکلنے پر
عزیزوں۔ دوستوں ہمسایوں اور اولاد کے نعرے

حسنؔ یہ سارے فانی تھے۔ جو باقی رہنے والے ہیں
وُہ نعرے ! ہاں وہ نعرے ہیں۔ خدا کی یاد کے نعرے

(حسنؔ رہتاسی)

ضرورت

ضلع آگرہ کے ایک گاؤں میں ایک ایسے شخص کی ضرورت ہے۔ جو دینیات سے واقف اور اردو لکھنا پڑھنا جانتا ہو۔ تاکہ بچوں کو قرآن کریم اور دیگر اسلامی کتب کی تعلیم دے سکے۔ اور امام الصلوٰۃ کے فرائض بھی ادا کر سکے۔ رہائشی مکان اور خوراک کے علاوہ پچاس ساٹھ روپے سالانہ مل سکیں گے۔ عیالدار معمر شخص کو ترجیح دی جائے گی۔ درخواستیں ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان کو بھیجی جائیں؛

اطلاع

میرا بیٹا عبد السلام کہیں قادیان کے قریب ہو۔ تو قادیان آ جائے۔ ورنہ ۲۷ ؍اکتوبر کی شام یا ۲۸ کی صبح تک وزیر آباد نعمت منزل متصل ریلوے سٹیشن پہونچ جائے خان صاحب نعمت اللہ خان اس کو ہمراہ لے جانا چاہتے ہیں۔ وہ ملازم ہو چکا ہے۔

(حسنؔ رہتاسی)

اٹلی اور ابی سینیا کی جنگ کی خبریں!

روم ۲۲ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ اطالوی افواج نے شہر ڈگنیری فتح کر لیا ہے۔ شہر پر اطالوی ہوائی جہازوں نے بم باری کی اور مشین گنوں کے ذریعہ سے گولیاں برسائیں۔ مستاہل سے شمال مغرب کی جانب پچاس میل کے فاصلہ پر واقع شہر بوجیدی کو آگ لگا دی۔ سلادے کو بھی فتح کر لیا گیا۔ ابی سینیا اور اٹلی ماکیل کے محاذ پر زبردست جنگ کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ ممکن ہے سائینور مسولینی خود کسی وقت اس محاذ پر پہنچ جائے۔

ماوا ۲۲ اکتوبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جنگ کے آغاز سے لے کر اب تک اطالوی سپاہیوں میں سے صرف ۲۳۴ اشخاص بیمار ہوئے جن میں سے تین کی موت واقع ہوئی۔ ۳ اکتوبر کے بعد ۲۱۲ اطالوی سپاہیوں کو جو بیماریوں میں مبتلا تھے۔ ایریٹریا سے باہر بھیج دیا گیا۔ مفتوحہ علاقہ میں ۱۸۳ میل لمبی پختہ سڑک بنائی گئی ہے۔ اور ۱۲۱ کنوئیں کھود دئے گئے ہیں۔

عدیس آبابا ۲۲ اکتوبر۔ افواہ پھیلی ہوئی ہے۔ کہ اٹلی کی طرف سے رشوت دے کر اوسا کے سلطان کو شہنشاہ ابی سینیا سے باغی کرنے کے لئے زبردست کوشش کی جا رہی ہے۔ گورنمنٹ کو اس امر کے متعلق تشویش ہے۔ لیکن اسے وہاں کے مسلمان جرنیل کی امداد پر کافی بھروسہ ہے

جبوتی ۲۲ اکتوبر۔ شاہ فواد کا بہنوئی چند ڈاکٹروں کے ہمراہ عدیس آبابا فوجی سپاہیوں کی طبی امداد کے لئے جا رہا ہے

عدیس آبابا ۲۲ اکتوبر۔ شمالی ابی سینیا میں اطالوی افواج بھاری تعداد میں موجود ہیں۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ عنقریب وہ حملہ کر دیں گی۔ حبشی سردار اطالوی لوگوں کی طرف سے کئی قسم کے لالچ دئے جانے کے باوجود شہنشاہ

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں!

نئی دہلی ۲۲ اکتوبر۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ سندھ اور اڑیسہ کو علیحدہ صوبہ بنائے جانے کے متعلق آرڈر ان کونسل پارلیمنٹ کے عام انتخابات کی وجہ سے اب دسمبر میں شائع ہوگا۔

لکھنؤ ۲۲ اکتوبر۔ بدایوں میں پیر سید جماعت علی شاہ صاحب کی زیر صدارت جمعیت العلماء ہند کا سالانہ اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں فیصلہ کیا گیا۔ کہ ۸ نومبر کو لاہور میں ایک کانفرنس منعقد کی جائے۔ جس میں مسجد شہید گنج کی واپسی کے طریقوں پر غور کیا جائے۔ نیز قرار پایا کہ ہر ماہ کے پہلے جمعہ کو یوم شہید گنج منایا جائے جس میں والنٹیر بھرتی کئے جایا کریں۔

مدورا ۲۲ اکتوبر۔ ساؤتھ انڈین ریلوے لائن پر ترو پاچیٹی اور ٹیرو پوم ریلوے سٹیشنوں کے درمیان ایک مال گاڑی پٹڑی سے اتر کر تباہ ہو گئی۔ وجہ یہ تھی کہ کسی نے لائن سے ایک پلیٹ اکھاڑ دی تھی۔ جس سے پٹڑیاں جدا جدا ہو گئیں۔ انجن کا بہت نقصان ہوا۔ ڈرائیور اور فائرمین بال بال بچ گئے۔

لنڈن ۲۲ اکتوبر۔ مسٹر آرتھر ہینڈرسن صدر تخفیف اسلحہ کانفرنس انتقال کر گئے ہیں۔

حبشہ کے وفادار ہیں۔ بہت سی اطالوی فوجیں دریائے سسلا کی وادی میں بڑھ رہی ہیں۔ ابی سینیا کی طرف سے کوئی مزاحمت نہیں کی جا رہی۔ اگرچہ کمین گاہوں سے گولیاں چلائے جانے کی وجہ سے کچھ اطالوی ہلاک اور زخمی ہوئے ہیں۔ ماکیل کو فتح کرنے کے لئے اٹلی کو بہت دقت پیش آئے گی۔ کیونکہ یہ شہر ایک پہاڑی پر واقع ہے۔

بمبئی ۲۲ اکتوبر۔ بمبئی کی برطانی تجارتی فرموں کو انگلستان کے ہیڈ آفسوں سے بذریعہ تار اطلاع دی گئی ہے۔ کہ وہ اٹلی کو کوئی مال نہ بھیجیں۔ اور طے شدہ ٹھیکوں کو منسوخ کر دیں۔

لاہور ۲۲ اکتوبر۔ قندھار کے ایک سول سرجن کی بیوی کو ۳ اشخاص کو زہر کھلا کر دو کو ہلاک اور باقیوں کو ہلاک کرنے کی کوشش کے الزام میں سزائے موت دی گئی ہے۔

لنڈن ۲۲ اکتوبر۔ بحر اوقیانوس کے شمال میں شدید طوفان کی وجہ سے کئی جہاز غرق ہو گئے۔ برطانیہ کے ساحل پر پانچ اشخاص ہلاک اور متعدد مجروح ہوئے

کلکتہ ۲۲ اکتوبر۔ کل کلکتہ میں ولایتی شراب بنانے کی ایک بڑی بھاری فیکٹری پکڑی گئی۔ پچیس اشخاص گرفتار کئے گئے ہیں۔ شراب کی تین غیر ملکی فرموں کے لائسنس منسوخ کر دئے گئے ہیں۔

احمد آباد ۲۲ اکتوبر۔ مختلف اضلاع سے اطلاعات موصول ہو رہی ہیں کہ ڈاکٹر امبیدکار کے تبدیلی مذہب کے ارادہ سے متاثر ہو کر وسط ہند کے مختلف صوبوں میں دو ہزار کے قریب اچھوت مسلمان ہو گئے ہیں۔ سی پی کے ہندو لیڈروں میں اس بات نے اضطراب پیدا کر دیا ہے

الہ آباد ۲۲ اکتوبر۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ دریائے گھاگرا نے اچانک اپنی گذرگاہ بدل ڈالی ہے۔ جس کے نتیجہ میں ایک گاؤں تباہ ہو گیا ہے۔ اور بہت سے گاؤں خطرہ میں ہیں۔

رانچی ۲۲ اکتوبر۔ آج انڈین ڈیلیمیٹیشن کمیٹی نے مقامی گورنمنٹ کے ساتھ تبادلہ خیالات کیا۔ بہار میں کمیٹی کا کام ختم ہو گیا ہے۔ کل ممبران شیلانگ روانہ ہو جائیں گے۔

امرت سر ۲۲ اکتوبر۔ گیہوں تیار ۲ روپے ۱۱ آنے چھ پائی۔ نخود تیار ۲ روپے ۴ آنے ۹ پائی۔ سونا دیسی ۳۵ روپے ۱۰ آنے۔ چاندی دیسی ۶۷ روپے ہے۔

نئی دہلی ۲۲ اکتوبر۔ چونکہ ہندوستان لیگ اور نیشنلسٹ کا ممبر ہے۔ اس لئے حکومت ہند کے لئے لیگ کی ہدایات کے مطابق اٹلی کے خلاف تعزیری کارروائی میں شمولیت ضروری ہے۔ وائسرائے تعزیری کارروائی کے نفاذ کے لئے ایک آرڈیننس جاری کریں گے۔ اسمبلی کے سرمائی اجلاس میں بھی یہ معاملہ پیش ہوگا۔

الہ آباد ۲۲ اکتوبر۔ سر تیج بہادر سپرو کی بچی ایک بچے کو آگ لگنے سے بچانے کی کوشش میں خود جھلس گئیں۔ اور آج صبح ان کا انتقال ہو گیا۔

حیدر آباد دکن ۲۲ اکتوبر۔ مقامی ہندوؤں کا ایک جگت گرو۔ جگت پرشاد شاستری کل صبح مردہ پایا گیا۔ اس کے ساتھ اس کے نوکر کی لاش بھی پڑی تھی۔ شبہ قتل ایک بنارسی طالبعلم پر کیا جاتا ہے۔ جو گرو کے ہاں مقیم تھا۔ اور جو اس وقت مفقود الخبر ہے

پشاور ۲۲ اکتوبر۔ وادی کرم کی سرحد پر برطانی اور افغانی قبائل کے تنازعات چکانے کے لئے برطانی اور افغانی افسروں پر مشتمل جو کمیشن مقرر کیا گیا ہے۔ وہ ۱۹۳۶ء میں اپنا کام شروع کر دے گا۔

لاہور ۲۲ اکتوبر۔ آج پنجاب لیجسلیٹو کونسل کے اجلاس میں کریمنل لاء امینڈمنٹ بل پر زبردست بحث ہوئی بہت سے ممبروں کی طرف سے اس کی پر زور مخالفت کی گئی۔

لاہور ۲۱ اکتوبر۔ سکھ لیڈر سردار کھڑک سنگھ کو آج شب ان کے مکان پر زیر دفعہ ۱۲۴ الف تعزیرات ہند گرفتار کیا گیا۔ گرفتاری ایک تقریر کی بنا پر عمل میں لائی گئی ہے۔ جو انہوں نے سیالکوٹ میں کی تھی۔ ان کے مقدمہ کی سماعت سیالکوٹ میں ہوگی۔

نئی دہلی ۲۱ اکتوبر۔ آج شب نئی دہلی ریلوے سٹیشن پر فرنٹیر میل کے سامنے بم پھٹ گیا پلیٹ فارم پر کچھ تہدیدی پمفلٹ بھی بکھرے ہوئے

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی